بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رافعہ عزیز(میرا دل جو تم پہ نثار ہے)صرف اور صرف نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھا ہے۔اس ناول(میرا دل جو تم پہ نثار ہے)کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے،ڈائجسٹ،سوشل میڈیا،ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ:نیو ایرا میگزین

New Era Magazine

****

ہوا سے لمبے بھورے بال اُڑ کر اس کے چہرے پر آ رہے تھے لیکن وہ سب سے بے خبر سامنے سمندر کو دیکھ رہی تھی کالی آنکھوں میں اداسی تھی ڈوبتے سورج کے ساتھ وہ بھی شام کا حصہ لگ رہی تھی بال کان کے پیچھے اڑسا کر وہ ساحل پر چلنے لگی "سمندر کی موجیں ساحل سے کتنا پیار کرتی ہیں جب ساحل بے رخی برتتا ہے تو موجیں واپس لوٹ جاتی ہیں مگر پھر اپنی محبت سے مجبور ہو کر وہ دوبارہ ساحل کی طرف رواں ہو جاتی ہیں یہ سلسلہ ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گا میری محبت بھی ان موجوں کی طرح ہے جو ابد تک ختم نہیں ہو گی کاش تم موجوں کا روپ دھار لو اور میں ساحل بن جاؤں اور تمہیں بار بار اپنی طرف لوٹنے پر مجبور کرتی رہوں لیکن یہ کاش ہمیشہ بیچ میں آ جاتا ہے"

****

میرا دل جو تم پے نثار ہے۔۔

یہ چاہتوں کا خمار ہے۔۔

تجھ سے خاموش سا یہ اظہار ہے۔۔

مجھے دے سکے جو فقط سکوں۔۔

وہ تیرا ایک دیدار ہے۔۔!!

پرندے حمد و ثناء کرتے ہوئے آسمان پر پھیل رہے تھے سورج شہر کو روشن کرنے کے لیے بے تاب تھا فجر ہوئے آدھا گھنٹہ گزر گیا تھا زندہ دلانے شہر لاہور میں واقع یہ سوسائٹی ابھی تک نیند کے نشے سے مکمل طور پر نہیں نکلی تھی بڑے بڑے گھروں کے بیچ میں واقع یہ گھر

روشنی میں نہا گیا لاؤنج کے سامنے والے کمرے میں بیڈ پر بیٹھی درمیانی عمر کی خاتون قرآن پاک کھولے نم آنکھوں سے تلاوت کر رہی تھیں ہاتھ میں پانی کا گلاس پکڑے لرزتے ہونٹ اللہ سے اپنے جگر کے ٹکڑے کی صحت کی دعا مانگ رہے تھے

(خدا جو) نہایت مہربان ہے۔ اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اسی نے اس کو بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں۔ اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں۔ اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو قائم کی۔ کہ ترازو (سے تولنے) میں حد سے تجاوز نہ کرو۔ اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو۔ اور تول کم مت کرو۔ اور اسی نے خلقت کے لئے زمین بچھائی۔ اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں۔ اور اناج جس کے ساتھ بھس ہوتا ہے اور خوشبودار پھول۔ تو (اے گروہ جن وانس) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاوگے؟۔ اسی نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح کھنکھناتی مٹی سے بنایا اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاوگے؟ وہی دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا مالک (ہے)۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاوگے؟۔ اسی نے دو دریا رواں کئے جو آپس میں ملتے ہیں۔ دونوں میں ایک آڑ ہے کہ (اس سے) تجاوز نہیں کرسکتے۔ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاوگے؟

"اا اللہ اپنی رحمت کے صدقے کرم فرما رحم کر میرے مالک تو ہر شے پر قادر ہے"

****

میں نے جانا کہ میں تو کچھ نہیں۔۔

تیرے پہلے سے تیرے بعد تک۔۔

زندگی۔۔۔کیا ہے یہ زندگی؟؟؟روز میں اپنے آپ سے سوال کرتی ہوں روز ایک نیا جواب میرے سامنے تیار ہوتا ہے زندگی کا مطلب کوئی سمجھ نہیں پاتا ا مممم "سوچتے ہوئے اس آسمان کو دیکھا "میرے خیال سے زندگی کا مطلب ہے دوسروں کے لیے جینا اللہ بھی تو یہی کہتے ہیں حقوق العباد پر کوئی چھوٹ نہیں ہے تو بس زندگی کا مطلب ہے لوگوں کے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہنا ان کی دعاوں میں شامل ہو جانا سانسیں لینا زندہ ہونا تھوڑی ہے میں تو نہیں مانتی۔۔۔"ہوا کا تیز جھونکا اس کے وجود کو چھو کر گزرا اس نے اپنے دونوں ہاتھ آپس میں رگڑے گھنی پلکوں کے سائے میں کالی گہری آنکھیں آسمان کی طرف اٹھی

"زندگی تو صبر کا نام ہے نا""کالی آنکھوں میں پانی بھر آیا ماضی کبھی پیچھا نہیں چھوڑتا

"صبر تو آپ ہی دیتے ہیں نہ اللہ" نجانے کتنے موتی اسکی آنکھوں سے ٹوٹ کے گرے۔۔۔

(تم مجھے پاہ نہیں سکتی۔۔۔۔۔نفرت ہے مجھے تم سے۔۔۔۔۔تم میری زندگی میں کہی بھی نہیں ہو") آسمان پر روشنی چھا چکی تھی۔۔۔ٹھنڈی ہوا اس کے وجود کو چھو کر گزر رہی تھی اس نے لمبا سانس لے کر گال صاف کیا

"مجھے کبھی اکیلا مت کیجئے گا اللہ مجھے ٹوٹنے مت دیجیے گا"

****

"Evercare Hospital"

شہر کے مہنگے ترین علاقے میں واقع یہ ہاسپٹل جو اپنے نام اور کام دونوں کی وجہ سے شہر بھر میں مشہور تھا اکثر دوسرے شہروں والے بھی علاج کے لیے یہی کا رخ کرتے تھے اس وقت بھی یہ لوگوں سے بھرا ہوا تھا جہاں بچے بڑے سب بیٹھے اپنی باری کا انتظار کر رہے تھے، تو وہیں کسی کے عزیز جان ہستی کا علاج چل رہا تھا لِفٹ کا دروازہ کھلا نرس لِفٹ سے نکلنے والی کی طرف بڑھی وائٹ ٹراوزر پر آسمانی رنگ کی پرنٹڈ شرٹ اس پر سفید ڈاکٹر کوٹ پہنے آسمانی رنگ کا ڈوپٹہ سلیقے سے سر پے ٹیکاے وہ دائیں طرف بنے کیبن کی طرف جا رہی تھی

"ڈاکٹر مناہل" وہ آواز پر پلٹی

"اسلام علیکم میم" نرس نے مسکرا کر سلام کیا

"وعلیکم اسلام کیسی ہو"

"میں ٹھیک ہوں آپ واپس کب آئی؟"

"میں کل صبح آگی تھی۔۔۔،اچھا یہ بتاو ڈاکٹر علی فری ہیں"

"نہیں ان کا چار بجے اوف ہو گا"

"اچھا پھر ایسا کرو میرے پیشنٹس کو انفارم کر دو اور ساری فائلز لے کر میرے کیبن میں آو" بول کر مناہل اپنے کیبن کی طرف بڑھ گئی ابھی وہ اپنی فائلز دیکھ ہی رہی تھی جب لینڈ لائن بج اٹھا

"یس" اس کی نظریں فائل پر ہی تھی

"جی مجھے ڈاکٹر مناہل سے بات کرنی ہے"

"جی بول رہی ہوں"

"بے وفا، ذلیل، ایک نمبر کی شوخی۔۔۔۔۔، دوست بدل جاتے ہیں لیکن مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی" مناہل نے ہنستے ہوئے عینک اتار کر فائل بند کی

"بس بس میری خوبیاں مجھے بعد میں گنوانا یہ بتاؤ ہاسپٹل کا نمبر کس سے لیا ہے"

"کسی سے نہیں لیا میڈم میں ریسپشن پے کھڑی ہوں"

"کیاااا۔۔۔؟؟؟؟؟ تم لاہور کب آئی"

"آدھ گھنٹہ پہلے۔۔۔اب فون پر ہی بات کرنی ہے کیا"

"نہیں نہیں تم جلدی سے میرے کیبن میں آجاو" تین منٹ بعد ہی دروازہ کھلا اور نرس کے ساتھ ایک لڑکی اندر آئی

"بیااا" مناہل بھاگ کر اس کے گلے لگ گئی کیسی ہو"

"میں بلکل ٹھیک ہوں اور تم پہلے سے بھی زیادہ پیاری ہو گئی ہو"

"تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں آنے کا اور ماما اور دعا کو پتا ہے کیا؟"

"تمہارے علاوہ سب کو پتا تھا"

"بہت بد تمیز ہو بیٹھو اب" اس نے کرسی کی طرف اشارہ کیا

"میڈم بیٹھنا نہیں ہے خالہ کھانے پر انتظار کر رہی ہیں چلو"

"میں کیسے آ سکتی ہوں یہاں بہت کام ہیں" نرس دستک دے کر اندر آئی

"میم ڈاکٹر علی آپ کو بلا رہے ہیں"

"اوکے میں آتی ہوں"

"میں کچھ نہیں سنوں گی مناہل ہم ابھی اسی وقت جا رہے ہیں سو جا رہے ہیں"

"اچھا صبر تم گاڑی میں بیٹھو میں آتی ہوں" وہ لیپ ٹاپ بند کر کے باہر کی جانب بڑھ گئی

"اسلام علیکم ڈاکٹر صاحبہ" علی مسکراتے ہوئے کھڑا ہوا

"وعلیکم اسلام کیا حال ہے"

"میں بلکل ٹھیک آپ بتائیں کیسی رہی آپ کی کانفرنس"

"بہت اچھی"

"گڈ۔۔۔ڈاکٹر مناہل یہ کچھ پیشنٹس آئے تھے میں نے انکی فائل رکھ لی تھی کہ آپ جب آئیں گی دیکھ کر انہیں انفارم کر دیں گی" علی نے فائلز مناہل کی طرف بڑھائی جس کو اس نے آہستہ سے تھام لیا

"ٹھیک ہے علی تھینک یو میں یہ دیکھ لوں گی ابھی میں گھر جا رہی ہوں کل سے جوائن کرتی ہوں نمرہ اور آمنہ بھی آتی ہوں گی آپ سب مل کر دیکھ لیجیے گا اور سوری میں۔۔۔"

"بس بس کوئی سوری نہیں آپ بے فکر ہو کر جائیں ہم دیکھ لیں گے"

"تھینک یو سو مچ" وہ فائلز لے کر باہر آ گئی

"عائشہ یہ میرے کیبن میں رکھ دو"

****

رات کی سیاہی کے ساتھ سردی کی شدت میں بھی اضافہ ہو رہا تھا کالی گاڑی کا دروازہ کھول کر وہ نوجوان باہر نکلا چہرے سے ہی اس کی تکلیف کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا بلیک جینز پر گرے شرٹ اس پر لیدر کی جیکٹ پہن رکھی تھی آنکھیں درد اور تھکن سے لال ہو رہی تھی وہ چابی سے دروازہ کھول کر اندر آیا گھر میں خاموشی کا راج تھا سامنے ہی میز کے گرد صوفے رکھے ہوئے تھے گھر سلیقے سے سیٹ تھا وہ گاڑی کی چابی اور موبائل میز پر رکھ کر سیدھا ہوا درد کی تیز لہر اٹھی اس نے زور سے آنکھیں بھینچی

"آج اتنا وقت کیوں لگا دیا آنے میں "اس نے اپنے چہرے کے تاثرات بدلے

"آپ ابھی تک سوئی کیوں نہیں "سلمہ بیگم نے اس کی پیشانی پر پیار کیا

"تمہیں دیکھے بغیر کیسے سو جاتی اور مجھے چھوڑو اپنا بتاؤ تم نے کھائی ہے دوائی ڈاکٹر کے پاس گئے تھے کیا کہا انہوں نے"

"اتنے زیادہ سوال وہ بھی ایک ساتھ بیٹھیں ادھر "وہ ان کا ہاتھ تھام کر بیٹھ گیا

"ڈاکٹر کے پاس میں کل گیا تھا فائل لے لی ہے کچھ دنوں تک بلایں گے "ان کی آنکھیں نم ہو گئی

"ارے ارے میری پیاری ماما رونا نہیں ہے میں بلکل ٹھیک ہوں"

"نہیں ہو ٹھیک ماں ہوں پتہ ہے مجھے کتنی تکلیف میں ہو "وہ رونے لگی تو اس نے آہستہ سے انہیں اپنے ساتھ لگایا

"ماما آپ ایسے کریں گی تو مجھے زیادہ تکلیف ہو گی آپ کو کیا اپنی دعاوں پر یقین نہیں ہے اچھا بتائیں پری سو گئی" وہ آنسو صاف کر کے سیدھی ہوئی

"سلا تو آئی تھی لیکن سوتی کہاں ہے گم سم رہتی ہے نا باتیں کرتی ہے نا ضد نا کھیلتی ہے بیٹا مجھے بہت فکر ہے اس کی اس کی عمر کے بچے تو پورا گھر سر پر اٹھا کر رکھتے ہیں"

"آپ پریشان نا ہوں ابھی یہ نئی جگہ ہے نا آہستہ آہستہ سیٹ ہو جائے گی میں دیکھتا ہوں رات کافی ہو گئی ہے آپ بھی سو جائیں" وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا

****

تمہاری یاد کا موسم

کبھی ہجرت نہیں کرتا

یہ دل کو نوچ لیتا ہے

یہ دل میں بیٹھ جاتا ہے

یہ رگوں میں پھیل جاتا ہے

وہ آنکھیں موندے درگاہ کے ستون سے ٹیک لگا کر گھٹنوں کے گرد بازو پھیلائے خاموش بیٹھی تھی ہر طرف لوگوں کا ہجوم تھا لوگ دور دراز سے یہاں منتیں مانگنے آتے تھے وہ سب سے الگ ایک طرف بیٹھی تھی کالے بادلوں نے پورے شہر کو لپیٹ رکھا تھا بارش کی بوندیں برسنے کو بے تاب تھیں ایک بوڑھی خاتون اس کے ساتھ آکر بیٹھی

"اللہ بہت رحمان ہے بیٹا" انہوں نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا وہ آنکھیں بند کیے ہی بیٹھی رہی

"بے شک"

"اس کی رحمت سے مایوس کیوں ہو"

"مایوس نہیں ہوں بس تھک گئی ہوں" آواز بھیگ گئی آنسوں آنکھ کے کونے سے بہہ نکلے

"محبت کی آگ میں جل رہی ہو؟"

"جل کر راکھ بن گئی ہوں"

"محبت میں جلنا پڑتا ہے راکھ بننا پڑتا ہے یہ عام نہیں ہے یہ تو خاص ہے"

"مجھے ایسے شخص سے محبت کیوں ہو گئی جو میرے نصیب میں نہیں تھا؟ میری دعاوں میں کیوں اتنی طاقت نہیں ہے کہ میں اسے بھول نہیں پا رہی جب وہ میرے نصیب میں نہیں ہے تو اللہ اسے میرے دل سے نکال کیوں نہیں دیتے" ہچکیوں سے روتے ہوئے اس نے اپنا سر گھٹنوں میں چھپا لیا

"کیا پتا اللہ محبت کے ہاتھوں تیرا امتحان لے رہا ہو اس ذات سے کبھی مایوس نا ہونا بیٹا وہ کچھ بھی کر سکتا ہے کچھ بھی۔۔۔ وہ خود کہتا ہے اَن قریب تمہیں اتنا نوازوں گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے توکل کرو بیٹا توکل وہ راستہ ہے جس کے ذریعے آگ ٹھنڈی کر دی جاتی ہے جو ایڑھیوں سے زَم زَم نکلوا دیتا ہے جو دریا میں راستہ بنوا دیتا ہے جو یوسف کو یعقوب سے ملوا دیتا ہے جو

شدید طوفان میں نوح کی کشتی کو پار لگا دیتا ہے توکل ناممکن کو ممکن کر دیتا ہے اللہ کی رحمت سے مایوس ناہو" وہ نم آنکھوں سے انہیں دیکھ رہی تھی

"سب ٹھیک ہو جائے گا نا" اس نے بوڑھی عورت کا ہاتھ پکڑا

"ہاں سب ٹھیک ہو جائے گا لیکن۔۔۔" بولتے بولتے وہ رکی اور اس کا ہاتھ چھوڑ کر کھڑی ہوئی بارش شروع ہو چکی تھی سرد ہواوں میں لپٹی تیز بارش۔۔۔

"لیکن کیا؟؟؟؟ "

"تجھے ابھی بہت بڑے امتحانوں سے گزرنا ہے تجھے بہت صبر کرنا ہو گا" وہ نا سمجھی سے انہیں دیکھنے لگی آنسو تھم چکے تھے بوڑھی عورت نفی میں ہاتھ ہلاتے ہوئے آگے بڑھ گئی وہ کھوئی کھوئی سی چل رہی تھی لیکن لبوں پر ایک ہی بات تھی "تیرے پاس آئے گا تیرا امتحان تیار ہے اپنی زندگی کو تو ہی بچائے گی" وہ لفظوں کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگی

"کون آئے گا؟؟؟"" اس نے سر اٹھا کر سامنے دیکھا صحن خالی تھا وہ اپنے گرد لپٹی چادر کو ٹھیک کر کے کھڑی ہوئی

"میں کس کو بچاوں گی" اسنے دائیں جانب لوگوں کے ہجوم میں نظر گھمائی لیکن اس کو وہ بوڑھی عورت کہیں نظر نہیں آئی

****

"واہ واہ کیا خوشبوں ہے لگتا ہے آج تو میں انگلیاں چاٹتی رہ جاوں گی" ایہا ڈائننگ ٹیبل کی کرسی کھینچ کر بیٹھی

"ویسے خالہ کافی سگھڑ بیٹی ہے آپ کی" اس نے سامنے کام کرتی مناہل کی طرف اشارہ کیا آٹھ مرلے کا یہ گھر نہایت ہی شاندار اور عالی شان تھا ایک سے بڑھ کر ایک قیمتی چیز تھی اوپن کچن ہونے کی وجہ سے بیا کی آواز مناہل تک آسانی سے پہنچی تھی اس نے مسکرا کر چائے نکالی

"خالہ اب اس کی شادی کر دیں لڑکی کی عمر نکلتی جا رہی ہے" مناہل کا ٹرے تھامتا ہاتھ رکا دعا نے بھی پلٹ کر اسے دیکھا

"میں تو سمجھا سمجھا کر تھک گئی ہوں میری سنے تب نا پہلے تھا کہ ڈاکٹر بننا ہے ماشاءاللہ سے وہ بھی بن گئی اپنا ہسپتال بنا لیا لیکن جو نہی شادی کی بات کرتی ہوں بات بدل دیتی ہے" مناہل سپاٹ چہرہ لیے کرسی کھینچ کر بیٹھی دعا نے ابیہا کو گھورا تو وہ چُپ ہوئی

"بیا ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہے شروع کرو" بیا نے آنکھوں سے سعدیہ بیگم کو اشارہ کیا تو انہوں نے فوراً اپنے آنسو چھپا لیے

****

تیار سا وہ ڈریسنگ روم سے نکلا اور جھک کر گھڑی اٹھا کر پہنی پھر گلاس میں پانی ڈال کر تین بڑے بڑے کیپسول منہ میں ڈال کر اندر اتارے صحت دن بدن گرتی جا رہی تھی

"بھائی" دروازے پر دستک ہوئی

"آ جاو"

"آپ پھر تیار ہو گئے میں نے کہا تھا نا آفس میں جاؤں گا آپ آرام کریں"

"یار آرام کر کے کیا کروں گا ویسے بھی نیا نیا کام ہے یہاں"

"بھائی کام تو ہوتا رہے گا صحت زیادہ ضروری ہے"

"اچھا کل آرام کر لوں گا ابھی چلو ماما ناشتے پر انتظار کر رہی ہوں گی"

"آپ روز ایسے ہی کہتے ہیں" دونوں ایک ساتھ باہر آئے اور ڈائننگ ٹیبل کی کرسی کھینچ کر بیٹھے

"اسلام علیکم ماما"

"وعلیکم اسلام دوائی کھائی" انہوں نے چائے کا کپ اس کی طرف بڑھایا

"جی"

"معیز ماریہ کا فون آیا تھا" معیز نے مسکراتے ہوئے سنان کو دیکھا جس نے لڑکیوں کی طرح شرما کر سر جھکا دیا تھا

"دیکھیں ماما کیسے بلش کر رہا ہے ایسے تو سجل بھی نہیں شرماتی ہوگی" سلمہ بیگم مسکرادی

"بھائی میں نہیں بلش کر رہا ہے" وہ منہ بنا کر بولا

"اچھا سن لو اب وہ شادی کی ڈیٹ کا کہہ رہی ہے عثمان نے واپس امریکہ جانا ہے اس کے جانے سے پہلے شادی کرنی ہے"

"تو ماما آپ اگلے مہینے کی ڈیٹ فکس کر دیں تیاریاں تو ساری مکمل ہیں"

"بھائی آپ کی طبیعت "

"او یار میں ٹھیک ہوں ماما آپ پھپھو کو ڈیٹ فائنل کرنے کا کہہ دیں میں پری کو لے کر آتا ہوں" آہستہ سے اٹھ کر وہ اوپر پریشے کے کمرے کی طرف بڑھ گیا اس نے دروازہ کھولا دیواریں آسمانی اور گلابی رنگ سے رنگی ہوئی تھیں بیڈ پر مختلف سٹف ٹوائز پڑے تھے

"پری"وہ کھڑکی میں کھڑی باہر دیکھ رہی تھی تین سال کی پریشے سب کی پری تھی آواز پر وہ پلٹی کالے بال، گورا رنگ، بھوری آنکھیں

"ڈیڈی"اداس آنکھیں چمکی

"ڈیڈی کی جان یہاں کیوں کھڑی ہے"

"ڈیڈی آپ کی طبیعت کیسی ہے"وہ اس کے گلے لگ گئ

"میں بلکل ٹھیک ہوں"وہ اسے گود میں اٹھا کر بیڈ پر بیٹھا

"آپ مجھے مت بیٹھاو آپ کو درد ہو گا"اس کی آنکھیں نم ہوئی

"نہیں میری جان ڈیڈی کو آپ کی وجہ سے کبھی درد نہیں ہوتا اچھا یہ بتاو میری بیٹی کو کچھ چاہیے"

"نہیں"

"کہی جانا ہے"

"جی"اس نے سر ہلایا

"کہاں جانا ہے "

"پارک میں "اس نے کھڑی کی طرف اشارہ کیا جہاں سے گھر کے سامنے والا پارک نظر آرہا تھا یہ پہلی دفعہ تھا کہ پریشے نے کہی جانے کا بولا تھا

"ٹھیک ہے دادی آپ کو آج شام کو پارک لے جائیں گی لیکن ابھی ہم ناشتہ کریں گے ٹھیک ہے "اس نے سر ہلایا

"ڈیڈی پارک میں ایک پری آتی ہیں"

"پری تو میرے پاس ہے "اس نے پریشے کو گدگدی کی تو وہ کھکھلائی

"باقی باتیں بعد میں ابھی ہم ناشتہ کریں گے ٹھیک ہے آپ دادی کے پاس جاؤ میں آتا ہوں

"پریشے باہر بھاگ گئی تو وہ اٹھ کر کھڑکی کے پاس آیا اور باہر دیکھنے لگا

")ممی درد ہو رہا ہے"

"پری مجھے مت تنگ کرو دادی کو بولو وہ دوائی دے دیں گی"

"آپ مجھ سے پیار نہیں کرتی نا" وہ سسکی لیتے ہوئے بولی

"ہاں نہیں کرتی میں اب دماغ مت کھاو میرا جاو یہاں سے" وہ چیخی

"ممی ایسی نہیں ہوتی" وہ رونے لگی

"سب سے بڑا عذاب ہی یہی ہے کہ میں تمہاری ماں ہوں"

"یہ تم کیسے بات کر رہی ہو پری سے"

"اوہ پلیز زاب تم میرا دماغ مت کھانا"

"پری بیٹا آپ دادی کے پاس جاو۔۔۔۔۔میں تمہیں صرف پری کی وجہ سے برداشت کررہاہوں ورنہ تم جو کرتی پھر رہی ہو میں اچھے سے جانتاہوں"

"توکس نے کہاہے برداشت کرو چھوڑدو مجھے یہ بچی کا پھندا لگادیاہے میرے گلے میں"

"تم کیسی ماں ہو"اسے دکھ ہوا

"پلیز زمیرادماغ مت خراب کرو"

"تمہیں کیاہو گیاایسی تونہیں تھی تم"

"میں ایسی ہی ہوں کاش میں تم سے شادی نا کرتی"اس کو جھٹکالگایہ اتنی جلدی بھول گئ کہ کیا کیاہوا تھااس شادی میں نقصان کس کا ہوا تھاوہ سب بھول گئ آج اسے احساس ہورہا تھا گھاٹے میں تو وہ رہا

"تم نہیں۔۔۔میں نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی ہے تم سے شادی کرکے"وہ غصہ ضبط کرتے ہوئے بولا

"ہاں توکرتے نااسی سے جس سے محبت تھی"

"شٹ اپ۔۔۔۔"وہ دھاڑا

"اب تومان لیناچاہیے تمہیں اتنا بھی Ego اچھا نہیں ہوتا تم مجھے باتیں سنارہے ہوارے چیٹر تو تم ہو"

"تم حد سے بڑھ رہی ہو"

"چلو ٹھیک ہے میں حد سے نہیں بڑھتی سیدھا سیدھا بولتی ہوں مجھے طلاق چاہیے مجھے تمہارے ساتھ نہیں رہنا"

"یہ۔۔۔یہ کیا بول رہی ہو"

"تم جیسے لڑکے کے ساتھ میں نہیں رہ سکتی یو نو تم میرے لائق ہی نہیں ہو اس لیے شرافت سے مجھے طلاق دے دو"

"پری کا ہی خیال کر لو وہ تمہاری بیٹی ہے"

"اس سے میرا کوئی لینا دینا نہیں ہے اسے تمہاری ماں سنبھال لے گی"

۔۔اور یہاں ایک باپ کی ایک بیٹے کی ہمّت جواب دے گئ۔۔

"چلی جاو یہاں سے۔۔۔"وہ چیخا جاااا اوووو۔۔۔۔غصے سے آنکھیں لال ہو رہی تھی ضبط جواب دے رہا تھا۔۔کچھ پل تو سامنے کھڑی لڑکی بھی دنگ رہ گئ جس نے اتنے سالوں بعد دوسری بار اس کو ایسے چیختے ہوئے دیکھا تھا پانچ سال پہلے وہ انجانے میں ایک ایسی لڑکی پے چیخا تھا جس سے زیادہ اسے کوئی اور لڑکی چاہ ہی نہیں سکتی تھی

"طلاق کے پیپرز تمہیں مل جائیں گے جاو یہاں سے اور کبھی اپنی شکل مت دیکھانا مجھے"

"مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے تمہاری شکل دیکھنے کا"وہ ذرا سنبھل کر کہتی بیگ اٹھا کر چلی گئ)

سلمہ بیگم نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ اپنی سوچوں سے نکلا

"کیا بات ہے بیٹا"

"کچھ نہیں"

"مجھ سے جھوٹ بولو گے اب" اس کی آنکھوں میں پانی اتر آیا وہ سلمہ بیگم کے گلے لگ گیا

"ماما میں نے پری کے ساتھ غلط کر دیا میں نے اسے ماں سے جدا کر دیا"

"نہیں بیٹا تم نے کچھ غلط نہیں کیا وہ ماں کہلانے کے لائق نہیں ہے ساتھ رہ کر بھی اس نے کون سا کبھی پری کو پیار کیا تھا"

"ماما میں کیسے اپنی بیٹی کے چہرے پر مسکراہٹ لاؤں ایسا کیا کروں کے وہ مجھ سے فرمائشیں کرے مجھ سے ضد کرے وہ باقی بچوں کی طرح کھیلے ماما میں اسے خوش دیکھنا چاہتا ہوں اس کا مسکراتا چہرا آنکھوں میں بسا کر اس دنیا سے جانا چاہتا"

"نہیں نہیں ایسا نہیں بولو بیٹا اللہ تمہیں بہت لمبی عمر دے"

"ماما مجھے کچھ ہو گیا تو وہ کیا کرے گی ماما وہ بہت چھوٹی ہے"

"تمہیں کچھ نہیں ہو گا آج تم ڈاکٹر کے پاس جاوگے سن رہے ہو تم اپنا علاج کرواوگے کام سنی سنبھال لے گا" وہ سنبھل کر سیدھا ہوا

"بیٹا تم برا نا مانو تو ایک بات کہوں"

"جی"

"شادی کر لو نئی زندگی شروع کرو کب تک ایسے اکیلی زندگی گزارو گے کب تک اپنے آپ سے لڑتے رہو گے" اس کے چہرے کے تاثرات سخت ہوئے

"نہیں ماما نفرت ہے مجھے عورت ذات سے میں بار بار دھوکا نہیں کھا سکتا ٹوٹ گیا ہوں ماما میں دل پتھر ہو گیا ہے میرا" وہ ڈوٹوک لہجے میں بولا

****

(جاری ہے۔)

نوٹ

میرا دل جو تم پہ نثار ہے از رافعہ عزیز کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تا کہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

New Era Magazine